| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم غیب پر گفتگو کرنے کیلئے چند اصول

ترتیب: ساجد خان

جان لیجئے کہ کسی بھی مناظرے میں تین چیزوں کی وضاحت بہت ضروری ہے:

(۱) مدعی (۲) دعوی وتنقیح دعوی (۳) شرائط مناظرہ

یہ تینوں باتیں سمجھیں کہ مناظرے کی جان ہے۔علم غیب پر مناظرے میں بریلوی حضرات مدعی ہیں بلکہ تمام مختلف فیہ امور میں مدعی بریلوی ہی ہوتے ہیں۔فقیر نے انٹرنیٹ پر کئی مناظرے سنے ہیں جس میں ہمارے ساتھی جوش میں آکر خود ہی مدعی بن جاتے ہیں۔اور بریلوی مزے سے بیٹھ کر بار بار دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں یہ بالکل غلط اور خلاف اصول ہے۔اس موضوع پر مدعی کی تعیین کیلئے مندرجہ ذیل دلائل یاد رکھیں۔

مدعی کی تعیین

(۱) مدعی کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے کہ "مَنْ ثَبَتَ اَمْراً زَائِداً فَهُوَ الْمُدَّعِي" جو امر زائد کو ثابت کرے وہ مدعی ہے،اور یہ تعریف بریلویوں پر صادق آتی ہے اس طرح کے اس بات میں دونوں فریقین کا اتفاق ہے کہ عالم الغیب اللہ تعالی کی ذات ہے اور وہی غیب کا جاننے والا ہے،البتہ بریلوی عطائی طور پر یہ صفت حضور اکرم ﷺ کیلئے ثابت کرتے ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں تو وہ ایک امر زائد ثابت کرنے والے ہوئے لہذا وہ مدعی ہیں۔

(۱) شرح وقایہ کتاب الدعوی میں مدعی کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے جو خلاف ظاہر کا دعوی کرے۔۔اب سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم الغیب کا تفرد اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ ہے۔۔محاورے میں بھی جب کوئی کہتا ہے کہ "وہ ذات عالم الغیب ہے" تو اس سے ذہن معا اللہ تعالی کی طرف منتقل ہوتا ہے نہ کہ حضور ﷺ کی طرف۔۔اور بریلوی اس تفرد کو نہیں مانتے۔۔سو وہ خلاف ظاہر کا دعوی کرتے ہیں سو مدعی ہوئے۔

اس کے علاوہ بھی کافی دلائل ہیں ان کے مدعی ہونے پر فی الحال یہ دو کافی ہیں۔مدعی کی تعیین کے بعد شرائط مناظرہ طے کریں جو کچھ اس طرح ہوں:

شرائط مناظرہ

(۱) چونکہ معاملہ عقیدہ کا ہے لہذا ثبوت میں صرف قرآن کی آیت یا حدیث متواتر یا مشہور پیش کی جائے گی۔

(۲) قرآن کی آیت اگر ہو تو قطعی الدلالت ہو۔یعنی اس کی مراد بالکل واضح ہو اور کوئی اور احتمال اس میں نہ ہو۔مثال کے طور پر آیت ہے فتربصن بانفسهن ثلاثه قروء اس آیت میں قروء کے دو معنی ہیں طہر اور حیض حنفی طہر مراد لیتے ہیں اور شافعی حیض اور دونوں حق پر ہیں اب آیت قطعی الثبوت تو ہے مگر قطعی الدلالت نہیں ہے۔قطعی الدلالت کی مثال جیسے لله غيب السموت والارض۔خوب سمجھ لو۔

نوٹ: اگر کوئی ہٹ دھرم ان شرائط کا منکر ہو کہ عقیدے کیلئے قطعی دلیل کی ضرورت نہیں تو اس سے کہئے کہ یہ بات لکھ کر دے دیں اگر وہ ایسا کرتا ہے تو زیادہ لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں جاء الحق میں علم الغیب کی بحث نکالیں اس کے شروع میں اس موضوع پر گفتگو کیلئے یہی شرائط ہیں۔فرید بک سٹال والوں نے ایک رسالہ چھاپا ہے "دس عقیدے" جس میں رضا خان کی کتابوں سے بریلویوں کے عقیدے لکھے ہوئے ہیں اس کے صفحہ ۸۱ پر یہی بات ہے جو ہم نے اوپر

بیان کی۔ سب کے سامنے پڑھیں اور اس کی خوب درگت بنائیں۔

(۳) قرآن کی آیات کی تفسیر مستند مفسرین کرام کی تفاسیر کی روشنی میں جو مسلّم بین الفریقین ہو کی جائے گی۔ اس کے علاوہ قرآن کی آیت کی تفسیر میں تائیدی طور پر خبر احاد بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر اس سے مستقل استدلال ہرگز نہ کیا جائے گا۔

(۴) صوفیاء کرام اور غیر مستند اقوال تائیدی طور پر بھی پیش نہیں کئے جاسکتے چہ جائیکہ ان سے مستقل احتجاج کیا جائے۔
(صوفیاء کے اقوال کیوں پیش نہیں کئے جاسکتے اس کے لئے فقیر کا علم القیامۃ پر مناظرہ دیکھئے۔)

(۵) قیاس نہیں چلے گا۔ اس لئے کہ خبر احاد اور قیاس دلیل ظنی ہیں اور عقیدہ کیلئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ شیطان کو فلاں فلاں بات کا علم ہے اور ہمارے نبی ﷺ تو اس سے بہت بڑی شان والے ہیں ان کیوں نہیں؟ (انوار ساطعہ) تو ایسا شیطانی قیاس نہیں چلے گا۔ یا کہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فلاں فلاں بات کا علم ہے تو حضور ﷺ کو کیوں نہیں؟۔ اس لئے کہ جزئی فضیلت سے کسی دوسرے کی تنقیص لازم نہیں آتی۔ مثلاً کوئی کہے کہ مکھی تو اڑتی ہے اور ہمارے اعلحضرت تو مکھی سے کئی درجہ افضل ہے اس لئے وہ بھی اڑتے ہیں ورنہ مکھی کا ان سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ ایسا بے ہودہ قیاس نہیں چلے گا۔ خوب سمجھ لو بریلویوں کے بہت سے مغالطوں کا جواب اسی میں ہے۔

(۶) اگر کسی کتاب سے دلیل دی اور وہ کتاب دوسرے فریق کے پاس موجود نہیں تو مطالبہ پر مطلوبہ کتاب فریق مخالف کو دکھانا لازم ہے۔

(۷) وقت کا تعین۔

(۹) مناظرہ جس موضوع پر ہوگا اسی پر گفتگو ہوگی موضوع سے ہٹ کر اگر کسی نے کوئی بات کہی تو وہ اس کی شکست تسلیم کی جائے گی۔

(۱۰) گالم گلوچ یا سخت کلامی شکست کی علامت تصور کی جائے گی۔

(۱۱) مناظرین آپس میں دوران مناظرہ جوبات ایک دوسرے سے لکھوانا چاہیں تو مطالبہ کی صورت میں اسکی تحریر دینی لازم ہوگی۔

آخری تین شرائط ہر صورت میں منوانی ہے۔ اگرچہ بریلوی اس پر کبھی عمل نہیں کرتے۔ کامیاب مناظر وہی ہے جو اپنی شرائط منوائے۔ ان میں سے کسی میں بھی کمی نہ کریں ہاں موقع محل کی مناسبت سے مزید شرائط بھی طے کرسکتے ہیں۔

دعوی

اب دعوے کا تعین ہونا ضروری ہے۔ لیکن علم الغیب میں ابھی تک ان کا دعوی متعین نہیں ہوسکا کوئی کہتا ہے کہ بلا استثناء تمام غیوب پر مطلع ہیں کوئی ازل سے ابد تک کا کہتا ہے کوئی کلی علم الغیب مانتا ہے البتہ مولوی نعیم الدین اور مولوی رضا خان صاحب نے "**ابتدائے آفرینش سے الی یوم القیامۃ اور پھر دخول جنت ونار رک کے علم کلی کو مانا ہے**۔ دخول جنت ونار یوم القیامۃ کی تفسیر ہے۔ اور اسی پر مناظرہ ہوگا اس کے بطلان سے اوپر کے تمام دعوے بھی خود بخود باطل ہوجائیں گے۔ اگر کلی علم الغیب کا دعوی کیا تو پھر ان کی خیر نہیں اس کے بطلان کیلئے الدولۃ المکیہ ہی کافی ہے ملا علی قاری نے اس عقیدے کے کفر ہونے پر اجماع نقل کیا ہے دیکھئے موضوعات کبری ص ۳۲۴ قدیمی کتب خانہ۔

جب یہ بات طے ہوجائے تو ان سے پوچھیں کہ حضور ﷺ کو یہ علوم کلی کب حاصل ہوئے۔؟؟ پیدائش سے پہلے یا بعد اگر بعد پیدائش تو نبوت ملنے سے پہلے یا بعد اگر بعد نبوت تو ہجرت سے پہلے یا بعد۔ غرض وقت کا تعین ضروری ہے۔ اس میں بھی ان کے متضاد دعوے ہیں کوئی کہتا ہے کہ شکم مادر میں ملا کوئی کہتا ہے کہ پیدائش سے پہلے کوئی کہتا ہے کہ معراج والی رات ملا۔ البتہ مولوی احمد رضا خان نے یہاں بھی شاطرانہ اور مناظرانہ چال چلی کہ آپ ﷺ کو یہ علوم کلی تدریجا ملے قرآن کے نزول کے ساتھ ساتھ اور جیسے ہی قرآن کا نزول مکمل ہوا آپ ﷺ کے یہ علوم کلی بھی اپنی تکمیل کو پہنچے۔ اس صورت میں ان کا مطلب یہ تھا کہ دیوبندی حنفی جو بھی دلیل نفی علم الغیب کی دیں گے ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو تکمیل قرآن سے پہلے کا واقعہ ہے اور

اس زمانے کے ہم بھی مدعی نہیں ہے۔لیکن معلوم نہ تھا کہ ان کا واسطہ دیو بندیوں سے پڑا ہے۔غرض جب دعوے میں ہی اتنے سقم ہیں تو دلائل کیا خوب ہونگے۔

جب یہ بات طے ہوجائے تو اس دعوے کو لکھوا لیجئے یادرکھیں دعوی اور جواب دعوی ہرصورت لکھوانا ہے فقیر اس کا تلخ تجربہ کرچکا ہے۔ایک بار قرآنی آیت و من یقتل مومنا متعمدا فجزاء ہ جہنم خالدا فیھا۔پر زید (فرضی نام) سے مباحثہ ہوگیا ان کا دعوی تھا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔فقیر نے کہا کہ یہ غلط ہے اور یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے یہ آیت منسوخ ہے (کما قال ابن عباسؓ) یا اس میں مزید کئی احتمال ہیں۔کافی دیر بحث ہوئی آخر بحث کل پر موقوف ہوگئی۔اگلے دن جب بحث شروع ہوئی تو موصوف اپنے دعوے سے ہی منکر تھے اور اب جو دعوی کررہے تھے فقیر کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا گواہ پیش کیے مگر وہ نہ مانا آخر بات قسم تک پہنچ گئی تو موصوف نے قسم کھا کر کہا کہ میری مراد یہ نہیں جو آپ کہہ رہے ہیں آپ نے کل غلط سمجھا بلکہ یہ مراد ہے۔چارہ نہ چار مجھے خاموش ہونا پڑا اس لئے کہ اب وہ جو دعوی کررہے تھے وہی فقیر کا دعوی تھا اور اس پر مجھے کوئی اعتراض نہ تھا۔

خبردار

جب تک بریلوی مناظر اپنا دعوی نہ لکھ لے جواب دعوی ہرگز مت لکھئے گا اگر ایسا کیا تو بریلوی مناظر ہنس کر کہے گا کہ لو آپ اپنے دام میں آگئے صیاد آپ نے خود دعوی لکھ کر اور مجھے جواب دعوے لکھنے کا موقع دیکر اپنا مدعی اور میرا مدعی علیہ ہونا تو خود تسلیم کرلیا۔اور اس کا آپ کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا آئیں بائیں شائیں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔جواب دعوی خوب سوچ سمجھ کر لکھیں کہ اس کے ایک ایک لفظ کو ثابت کرنا ہوگا۔جواب دعوی ان الفاظ میں لکھیں:

ہم اہلسنت والجماعت حنفی دیو بندیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے اطلاع علی الغیب، انباء الغیب اور اظہار الغیب کے ذریعہ آپ ﷺ کو جتنے علوم سے نوازا وہ اللہ کی مخلوق میں کسی کو بھی عطا نہیں اور فوق کل ذی علم علیم کے مصداق آپ ہی ہیں۔لیکن اس کے باوجود نہ تو آپ ﷺ عالم الغیب ہیں نہ کلی علوم الغیب پر مطلع ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کو ابتدائے آفرینش سے الی یوم القیامۃ ذرے ذرے کا کلی علم الغیب ہے۔

جواب دعوی میں یہ بھی لکھ سکتے ہیں کہ آپ کیلئے جمیع ما کان وما یکون کا عقیدہ رکھنا صرف شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے۔۔اس کو پھر ثابت بھی کرنا ہوگا اور اس کا ثبوت میں علم القیامۃ والے مناظرے میں دے چکا ہوں۔

خبردار

جواب دعوی یا دوران تقریر ہرگز یہ مت کہنا کہ **بعض علم غیب تو ہم بھی مانتے ہیں**۔اس لئے کہ جو علم غیب کل کے اعتبار سے شرک ہے وہ جز اور بعض کے اعتبار سے بھی شرک ہے۔اس صورت میں ہمارا تناقض اس آیت سے ہوگا قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ آپ فرمادیجئے کہ زمین وآسمان میں سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔ہم مطلقا علم الغیب کے منکر ہیں اور جن علوم کثیرہ جو شان نبوت ﷺ کے مطابق ہے پر آپ ﷺ کو مطلع کیا گیا وہ علم الغیب نہیں بلکہ انباء الغیب اور اظہار الغیب ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے کہ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔(آل عمران ۴۴ وھود ۴۹)۔

اور اس لئے بھی کہ آپ کا دعوی "سالبہ کلیہ" کا ہے اور اس کی نقیض موجبہ جزئیہ ہے۔اگر آپ نے بعض علم غیب کا اقرار کرلیا تو اس موجبہ جزئیہ سے آپ کا سالبہ کلیہ خود بخود ٹوٹ گیا۔اب بریلوی مناظر کہے گا کہ پہلے اپنے دعوے کو درست کرلیجئے پھر ہم سے مناظرہ کیجئے۔

بریلوی حضرات کا دعوی "موجبہ کلیہ" کا ہے اس کی نقیض سالبہ جزئیہ اور سالبہ کلیہ آتی ہے۔اس کو یوں سمجھیں کہ زید کہتا ہے کہ میں نے اس ہفتے

بالکل بھی غیر حاضری نہیں کی۔ یہ دعوی موجبہ کلیہ کا ہے۔ اب استاد کہتا کہ بھائی منگل کے دن آپ کہاں تھے اس دن تو غیر حاضر تھے یہ سالبہ جزئیہ ہے تو زید کا دعوی خود بخود ٹوٹ گیا، اس کے دعوے کو توڑنے کیلئے ہفتے کے ہر ہر دن میں غیر حاضری ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ سالبہ کلیہ بدرجہ اولی بریلوی حضرات کے دعوی کا بطلان ثابت کرے گی۔ خوب سمجھ لو۔

مناظرہ ما کان و ما یکون پر نہیں ہوگا اس لئے کہ بعض ما کان (ماضی کی خبریں) اور بعض ما یکون (مستقبل کی خبریں) بطور انباء الغیب کے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں ماضی اور مستقبل استغراق کو ہرگز ثابت نہیں کرتے۔ اسی طرح مناظرہ "علم الغیب" پر ہوگا "علم بالغیب" پر بھی مناظرہ نہ ہوگا۔ اس کو یوں سمجھیں کہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک یہ کہ میں جانتا ہوں یہ چیز غیب ہے، لیکن اس کی حقیقت و کیفیت معلوم نہیں لیکن میں اس کی تصدیق کرتا ہوں یہ "علم بالغیب" ہے اور ایک یہ کہ خود اس چیز کی کیفیت کیا ہے؟ یہ علم الغیب ہے۔ اب ہم یہ تو جانتے ہیں کہ اللہ ہے لیکن خود اس کی کیفیت کیا ہے؟ اس کا علم نہیں تو اس کا نہ جاننا علم بالغیب ہے اور جاننا علم الغیب ہے۔ بریلوی حضرات یومنون بالغیب وغیرہ جیسی آیت سے اگر استدلال کریں تو وہاں یہ قاعدہ بہت کام آئے گا۔ خوب سمجھ لو۔

اگر بریلوی مناظر نے دعوے یا تقریر میں کہیں جمیع ما کان و ما یکون۔ یا کلی جزئی یا کل علم الغیب کے الفاظ استعمال کیے تو ان کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ ان سے آپ کی کیا مراد ہے۔ مولوی احمد رضا خان نے الامن والعلی میں حضور ﷺ پر عالم الغیب کے اطلاق کو مکروہ (حرام) کہا ہے اگر بریلوی صاحب نے یہ لفظ استعمال کیا تو مطلوبہ حوالہ نکال کر جرح کریں کہ پیر تو اس کو حرام کہتا ہے اور مرید اس کا اثبات کرتا ہے۔ کس کی بات درست ہے؟ اور خوب درگت بنائیں۔

سب سے اہم بات:

جب بریلوی تقریر کیلئے کھڑا ہو اور اپنا دعوی پیش کرے تو اب اس سے وضاحت طلب کریں کہ آپ نے کہا کہ یہ علوم کلی حضور ﷺ کو تکمیل قرآن تک ملے۔ اب آپ بتائیں کہ آنحضرت ﷺ پر قرآن کا نزول کب مکمل ہوا۔ یعنی کس تاریخ کو؟ وفات سے کتنے دن پہلے آخری آیت نازل ہوئی؟۔ بریلوی مناظر کافی آئیں بائیں شائیں کریگا لیکن چھوڑنا نہیں اگر کسی طرح کھینچ تان کر تکمیل قرآن کا وقت بتادے مثلاً وفات سے اتنے دن یعنی تین دن یا چار دن یا اسی دن پہلے نزول قرآن مکمل ہوا اور اسی کے ساتھ آپ ﷺ کہ یہ علوم کلی مکمل ہوئے۔

تو اب آپ نے کھڑے ہو کر کہنا ہے کہ بس مسئلہ حل ہو گیا یعنی وفات سے تین دن یا چار دن یا اسی دن جو اس نے کہا ہے پہلے آپ بھی حضور ﷺ کو عالم الغیب اور جمیع ما کان و ما یکون کا حامل قرار نہیں دیتے اس سے پہلے کے دنوں میں ہمارا اور آپ کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ہاں بقول آپ کے وفات سے اتنے دن پہلے کوئی ایسی آیت نازل ہوئی جس سے آپ ﷺ کیلئے ان علوم کلیہ کا اثبات ہوتا ہے جس کی وجہ سے آپ نے یہ عقیدہ اپنایا اور ہمارے نزدیک ایسی کوئی آیت نازل نہ ہوئی بلکہ ہم آگے چل کر اس کا ثبوت دیں گے کہ آخری سورہ جو نازل ہوئی اس میں بھی آپ ﷺ سے علم غیب کی نفی ہے۔ اب آپ وہ آیت پیش کردیں جو اتنے دن پہلے نازل ہوئی اور جس سے آپ کا یہ خود ساختہ عقیدہ ثابت ہوتا ہے ہم مناظرہ ہار گئے آپ جیت گئے۔
انشاء اللہ بریلوی مناظر کی طبعیت صاف ہو جائے گی۔ اور تنقیح دعوے میں ہی بریلوی مناظر کا مبلغ علم اور دعوے کی حقیقت سب کے سامنے آجائے گی۔ اس مطالبہ سے ہرگز دست بردار نہیں ہونا خوب سمجھ لو۔

نوٹ

نزول قرآن کی تکمیل کے متعلق تفصیل علامہ سیوطیؒ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" یا بخاری شریف کا کتاب التفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

وحی اور قرآن میں فرق ہے وحی عام ہے قرآن خاص ہے یعنی عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے ۔ آپ ﷺ کا خواب بھی وحی ہے ۔ القاء والهام بھی وحی ہے ۔ قرآن اس وحی کا ایک خاص حصہ ہے جسے وحی متلو کہا جاتا ہے ۔ مطلق وحی آپ ﷺ کو وفات سے کچھ دیر پہلے بھی ہوتی رہی ۔ البتہ قرآن کا نزول وفات سے چند دن پہلے مکمل ہو گیا تھا ۔ تفصیل کیلئے بڑی کتب کی طرف رجوع کریں ۔

بریلوی حضرات کی یہ عادت ہے کہ دعوی تو عام ہوتا ہے لیکن دلیل خاص دیتے ہیں یہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ عام کا ثبوت خاص کے ثبوت کو مستلزم نہیں ۔ مثلا کوئی کہے کہ میں ساری رات چلتا رہا اب جب دلیل کا مطالبہ کریں تو دلیل بارہ سے ایک بجے تک چلنے کی دے تو یہ اس کے دعوے کی دلیل ہرگز نہیں کہ دلیل خاص وقت اور دعوی اس سے کہیں عام ہے ۔ بلکہ اس صورت میں صرف بارہ سے ایک بجے تک چلنا ہی ثابت ہوگا ۔ خوب سمجھ لو بریلویوں کے تمام دلائل اسی قبیل سے ہیں ۔

بریلوی دلائل پر جرح کا طریقہ

بریلوی حضرات کی کوئی بھی دلیل ان کے دعوے کے مطابق نہیں ۔ مثلا وہ دلیل دے کہ اللہ فرماتا ہے کہ و علمک ما لم تکن تعلم ۔ اس سے آپ ﷺ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوا ۔ تو اس استدلال پر اس طرح جرح کریں ۔

(۱) آیت کا نزول بتائیں کہ کس سن میں نازل ہوئی اگر بتا دے تو ٹھیک ورنہ اس کی لاعلمی پر خوب درگت بنانے کے بعد کہیں کہ یہ آیت ۴ھ میں نازل ہوئی اگر آپ کے دعوے کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کے بعد تو خود قرآن کا نزول نہ ہونا چاہئے تھا کہ آپ ﷺ کا علم تو مکمل ہو گیا دیگر واقعات کا تو کیا ہی کہنا ۔ جب کہ آپ کا دعوی وفات سے چند دن پہلے کا ہے ۔

(۲) اس آیت سے آپ کی کیا مراد ہے آیا کل علم الغیب یا بعض پہلی صورت کے آپ خود منکر ہیں چنانچہ مولوی احمد رضا خان نے بھی اس کو الدولۃ المکیہ میں تسلیم کیا ہے اور دوسری صورت آپ کے دعوے سے متعلق نہیں ۔

(۳) آپ نے کہا تھا کہ ابتدائے آفرینش سے الی یوم القیامۃ یعنی آپ کے دعوے محصور بین الحدین ہے اور دلیل میں اس کی قید کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اگر آپ کی بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس آیت سے تو حضور ﷺ کا علم غیب کلی غیر متناہی ہونا ثابت ہوتا ہے جس کے آپ خود منکر ہے اب بتاؤ قرآن تو بقول آپ کے علم غیب غیر متناہی ثابت کرے جب کہ آپ ابتدائے آفرینش الی یوم القیامۃ کی قید لگاتے ہیں جو اس کا کروڑواں حصہ بھی نہیں بتاؤ علم رسول ﷺ کس نے گھٹایا ۔ ۔ ۔ ؟ ؟ ؟ کون اقراری وہابی بنا ۔ ۔ ؟ ؟ اس نکتہ پر کافی غور کریں اچھی خاصی درگت بن سکتی ہے ۔

سر دست یہی تین اعتراض کافی ہیں جو ان کی ہر دلیل پر وارد ہونگے ۔ پہلی دو تقریروں میں نہ تو بریلوی مناظر کی کسی دلیل کا جواب دیں نہ خود دلیل دیں بلکہ انہی سوالوں کے جوابات کا مطالبہ کریں اگر وہ جواب دینے میں ناکام ہوا تو تیسری تقریر میں جوابات نہ ملنے پر خوب درگت بنائیں اور پھر اس کی قائم کردہ دلیل کا صحیح مطلب بیان کریں اور پھر اپنے موقف پر دلیل قائم کریں ۔ انٹرنیٹ پر جو فقیر نے مناظرے دیکھیں ہیں ان میں آج کل یہ ہوتا ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے دلائل طوطے کی طرح پڑھتے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے دلائل پر جرح بالکل نہیں ہوتی یہ بالکل غلط طریقہ ہے ۔ بلکہ پہلے فریق مخالف کے دلائل پر جرح کریں ان کے جوابات دیں پھر اپنے دلائل دیں ۔

مناظرے کے دوران اگر کہیں خبر احاد پیش کی گئی تو اس کا جواب ہرگز نہ دیں بلکہ شرائط کی طرف صدر مناظر کو متوجہ کریں کہ یہ شرائط کی خلاف ورزی اور شکست کا اقرار ہے اگر وہ باز نہ آیا اور ایسا ہی ہوگا تو خوب درگت بنانے کے بعد اس حدیث کی سند وغیرہ پر جرح اگر ہو اور اس کا صحیح مطلب بیان کریں ۔ اگر حدیث کے راوی سے کوئی ایسی روایت ہو جو آپ کے موقف کے مطابق ہو تو اس کو بھی تائیدی طور پر ضرور پیش کریں ۔

تجربہ یہی ہے کہ چوتھی تقریر ہی میں انشاء اللہ بریلوی مناظر اپنی اصلیت پر آجائے گا اور موضوع سے فرار کیلئے دوسرے موضوع چھیڑ دے گا

موضوع کو خلط ملط کرنے کیلئے مثلاً کہے گا کہ تم یہ کہتے ہو اور مولانا نانوتوی یا حکیم الامت تو اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے لہذا وہ کافر پہلے ان کا اسلام ثابت کروں پھر اس موضوع پر مناظرہ کرنا۔ ان لغویات کا جواب ہرگز ہرگز نہیں دینا۔ بلکہ صدر مناظر کو شرائط کی پابندی کی طرف متوجہ کریں کہ یہ اصل موضوع سے فرار اور شکست کا اقرار ہے۔ ہاں اگر بریلوی مناظر اس بات کی تحریر دے دے کہ میں اس وقت علم الغیب پر مناظرہ نہیں کرسکتا بلکہ ان اکابرین کے کفر و اسلام پر بات ہوگی۔ تو فوراً موضوع چھوڑ کر میں ان اعتراضات کے جوابات بھی دینے کیلئے تیار ہوں۔ لیکن خلط گفتگو کی ہرگز اجازت نہیں دیجائے گی۔

اگر اکابرین کی عبارات پر بات ہو تو اس صورت میں ایک موضوع آپ کی طرف سے بھی ہونا چاہئے یعنی مولوی احمد رضا خان کا کفر و اسلام۔ اس کیلئے میرا مضمون ''اعلحضرت کا اقرار کفر'' دیکھیے۔ اگر ایک موضوع ان کا مانا ہے تو ایک اپنا بھی منوائے۔ یہ نہیں کہ وہ موضوع دے اور ہم کہیں ٹھیک ہے۔

جب اس سے بھی گزارا نہ ہوگا تو مناظرہ ختم کروانے کیلئے گالم گلوچ اور سخت کلامی پر اتر آئیں گے۔ لیکن ان گالیوں کا جواب ہرگز مت دیجئے گا بلکہ صدر مناظر کو شرائط کی طرف متوجہ کریں۔ ان گالیوں کے جواب کیلئے میں نے بہت سے اشعار علم القیامة والے مناظرے میں دئے ہیں ان کو یاد کرکے گالیوں کے جواب میں وہی اشعار پڑھیں۔ اس سنجیدگی کا عوام پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔

گفتگو آسان الفاظ میں کریں کہ مسئلہ عوام کو سمجھانا ہے علم جھاڑنے یا منطق دکھانے کی ضرورت نہیں بالکل سنجیدہ رہیں حضور ﷺ کی شان میں بہت احتیاط سے الفاظ استعمال کریں تجربہ میں آیا ہے کہ بریلوی حضرات اسی قسم کی باتوں کا غلط مطلب لیکر شور مچاتے ہیں کہ گستاخی کردی گستاخی کردی کافر ہے کفر ہے اور مناظرہ ختم۔ کوشش کریں کہ صدر مناظر فریقین کے درمیان ایک ہی ہو جو بالکل غیر جانبدار ہوتا کہ مناظرہ کا فیصلہ ہو سکے لیکن بریلوی زہر کا پیالہ تو پی لینگے لیکن کسی ایک مسلم صدر مناظر پر تیار نہ ہونگے۔ آزما کر دیکھ لیں۔

کل، ما، کلی یا جزئی جیسے الفاظ صرف عموم پر ہرگز دلالت نہیں کرتے جیسا کہ بریلوی ان الفاظ سے استدلال کرتے ہیں اس کی تفصیلی بحث میرے مناظرے علم القیامة میں دیکھیں۔

بریلوی حضرات کو ''صاوی شریف'' اور ''روح البیان'' سے بہت محبت ہے بلکہ ان کے دلائل کی تمام بوسیدہ عمارت ہی ان دو تفاسیر پر کھڑی ہے۔ لیکن یہ دونوں تفاسیر بالکل غیر معتبر ہے۔ جو صوفیوں کی لکھی ہوئی ہے جس میں رطب ویابس ہر چیز اور اسرائیلی روایات کی بھرمار ہے۔ تیرہویں صدی کی یہ تفاسیر ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ فقیر نے صاوی کو تو نہیں دیکھا البتہ روح البیان ہمارے ہاں ایک کوئٹہ سے چھپتا ہے اور ایک مصر سے فقیر نے مصری نسخے کا کہیں کہیں مطالعہ کیا ہے۔ بزرگان دین کی باتیں تو خود قابل تاویل اور غیر معصوم ہوتی ہیں ان کے ذریعہ سے قرآن کی آیات کی تاویل کس طرح کی جاسکتی ہے؟۔ پس اگر کسی صاحب کا قول قرآن کی صریح معانی کے خلاف ہو تو اگر اس میں تاویل کی جاسکتی ہو تو تاویل کریں گے ورنہ ان صاحب کیلئے ہم صرف دعا ہی کرسکتے ہیں۔ غرض اس پر دلائل دیں جو آپ کو علم القیامة والے تھریڈ میں بکثرت مل جائیں گے لیکن اگر اس کے پیٹ کا مروڑ کسی طرح ختم نہیں ہوتا تو مندرجہ ذیل دو حوالے۔۔ ایک ہی سانس میں خوب زور زور سے پڑھ کر اس کی خوب درگت بنائیں:

قاضی بیضاوی یا خازن وغیرہ آئمہ تفسیر نہیں (سبحان اللہ تو پھر صاوی کو کون پوچھتا ہے۔۔ از ناقل) کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات ہے۔ آئمہ تفسیر صرف صحابہ ہیں اور تابعین عظام تابعین میں بھی عظام کی تخصیص ہے۔ «ملفوظات حصہ دوم ص 252 اکبر بک سیلز»

تفسیر قرآن کے چند مرتبے ہیں۔ تفسیر بالقرآن۔ یہ سب سے مقدم ہے، اس کے بعد تفسیر قرآن بالاحادیث کیونکہ حضور ﷺ صاحب قرآن ہیں ان کی تفسیر قرآن نہایت ہی اعلی ہے پھر قرآن کی تفسیر صحابہ کرام کے اقوال سے خصوصاً فقہاء صحابہ اور خلفائے راشدین کی تفسیر۔ رہی تفسیر تابعین یا تبع تابعین کے قول سے۔ یہ اگر روایت سے ہے تو معتبر ورنہ غیر معتبر ماخوذ از اعلا کلمة اللہ للعلامہ گولڑوی قدس سرہ۔ «جاء الحق ص ۱۸، مقدمہ۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز» ۔

کیا کہنے یہاں تو تابعین کی تفسیر بھی صرف وہ تسلیم کی جارہی ہے جو کسی روایت سے ہو بلا روایت تابعی کی تفسیر بھی معتبر نہیں تو علامہ صاوی اور علامہ

حقی صاحب روح البیان کون پوچھتا ہے؟؟؟؟۔

دوران مناظرہ اس کی بھی وضاحت کروائیں کہ، جو آپ کا یہ دعوی تسلیم نہ کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے کافر ہے مشرک ہے گستاخ ہے گمراہ ہے؟؟؟۔لیکن اس کا جواب واضح طور پر آپ کو ملنا بہت مشکل ہے۔اور اسی میں ہی سمجھداری ہے ورنہ ساری امت کو نعوذباللہ کافر مشرک گستاخ ماننا پڑے گا۔

وقت کی کمی کی بناء پر یہ چند اصول ذکر کردیے ہیں۔اگر وقت ملا تو انشاءاللہ مزید بھی کچھ اہم باتیں ذکر کروں گا۔آپ حضرات کا بھی اگر کسی سے اس موضوع پر کوئی بات چیت ہوئی تو اپنے تجربات کو یہاں شیئر کرکے ہمارے علم میں اضافہ کریں۔دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند حنفی

www.ahlehaq.com

Create a free website with